Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ - ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۱۳ امان ۱۳۷۲ہش، ۱۳ مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۶۱

سچائی اختیار کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی فرماتے ہیں:
آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ سچائی کو اختیار کریں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ آخر دنیا میں ہزاروں راستباز گزرے ہیں اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں جو نہیں ہو سکتی۔ تم فیصلہ کرلو کہ ہم نے سچ بولنا ہے چاہے اس کے بدلہ میں ہم ذلیل ہوں شرمندہ ہوں یا ہمیں کوئی اور نقصان اٹھانا پڑے۔ پھر دیکھو تمہارے اخلاق کی کتنی جلدی درستی ہو جاتی ہے۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس چاہیئے کہ توبہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو۔ بلکہ ان کے مفہوم اور معانی کو مدِّنظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو۔ توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا۔ اب آئندہ وہ گناہ نہیں کروں گا۔ اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستّار ہے۔ بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستّاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے۔ ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستّاری نہ فرماوے تو پتہ لگ جاوے۔ کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۰۸)

"اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمتِ الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں ؎

آنانکہ عارف تراند ترساں تر

کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے۔ اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاوے تو دم بھر میں سب کارخانہ ختم ہے۔ پس چاہیئے کہ ان باتوں پر غور کرو اور ان کو یاد رکھو اور عمل کرو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۱۲)

محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:
میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب کا اپریشن کامیاب ہونے پر دوستوں کے خطوط آرہے ہیں میں تہہ دل سے ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا اپریشن کے بعد اب عزیز ڈاکٹر لئیق احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہیں۔ اب مریضوں کو دیکھنا بھی شروع کر دیا ہے۔ لیکن ۶ ماہ بعد پھر دلّی جا کر ڈاکٹروں کو دکھانا پڑے گا۔ احباب جماعت سے مزید دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اب کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہونے دے۔

خالی آسامیاں

- پنجاب کے مختلف سوشل سیکورٹی ہسپتالوں میں میڈیکل آفیسر، وومن میڈیکل آفیسر اور ڈینٹل سرجن کی اسامیاں خالی ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰ مارچ ہے۔
- فلپس الیکٹریکل کمپنی آف پاکستان کو اشیائے صرف کی فروخت کا تجربہ رکھنے والے گریجوایٹ نوجوانوں سے لاہور میں سیلز آفیسر، سیلز اسسٹنٹ اور اسٹینوٹم سیلز اسسٹنٹ کی اسامیوں کے لئے ۱۵ مارچ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔
- پیکیجز لمیٹیڈ لاہور نے میٹرک کے بعد ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سے متعلقہ ٹریڈ میں ڈپلومہ ہولڈر سے پیچ فٹرز کی اسامیوں کے لئے ۲۰ مارچ تک درخواستیں طلب کی ہیں۔
- پولیس پبلک سکول لاہور کے پرنسپل / پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تقرری کے لئے کسی پبلک سکول میں تدریس کا تجربہ رکھنے والے ایم اے یا اعلیٰ تعلیمی قابلیت کے حامل افراد سے ۱۵ اپریل تک درخواستیں مطلوب ہیں۔
- مزید معلومات کے لئے مورخہ ۵ اور ۶ مارچ ۱۹۹۳ء کا روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں (مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

یوم آخر پر ایمان بدیوں سے بچاتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

میں سمجھ نہیں سکتا کہ ایک شخص ایمان حقیقی رکھ کر سب نبیوں کی مشترکہ تعلیم کی خلاف ورزی کیوں کرتا ہے کیا کسی بھی نبی کی تعلیم ہے کہ جھوٹ بولیں۔ دنیا کے حریص ہوں۔ کاہل اور سست بن جائیں۔ دھوکہ دیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے غافل ہو جائیں۔ شریروں اور بدمعاشوں سے تعلق پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ اس کو کبھی پسند نہیں کرتا۔ اور ان تمام بدیوں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو۔ پس جو شخص (میں اللہ پر ایمان لایا) کا مصداق ہو وہ تمام نیکیوں کا گرویدہ اور بھلائیوں کا پسند کرنے والا ہوگا۔ اگر اس طرح پر سمجھ نہیں آتا تو ایک اور راہ ہے جس پر چل کر انسان بدیوں سے بچ سکتا ہے یوم آخر پر ایمان ہو تو وہ بدیوں سے بچ جاتا ہے۔ ایک شریف الطبع انسان کو کہدیں کہ دو روپے دیتے ہیں دو جوتے لگا لینے دو۔ وہ کبھی پسند نہیں کریگا پھر یوم آخر میں کب کوئی گوارا کر سکتا ہے پس اس پر ایمان لا کر بدی نہیں کر سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ ایک نوکر اپنے فرض منصبی میں سستی کر کے تنخواہ پا سکتا ہے۔ ایک اہل حرفہ دھوکا دے کر قیمت وصول کر سکتا ہے۔ ایک شخص دوست کو دھوکہ دے کر آؤ بھگت کرا سکتا ہے یہ ممکن ہے لیکن اگر آخرت پر ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جا کر ان اعمال کی جواب دہی کرنا ہے تو ایسا عاقبت اندیش بدی کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔

(خطبات نور جلد دوم صـ ۱۵۵-۱۵۶)

دین حق کی یہ تعلیم ہے کہ ہمیشہ قول سدید ہونا چاہیئے کیونکہ بہت سے جھگڑے اور تفرقے قول سدید نہ ہونے سے ہی پیدا ہوتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳۔ امان ۱۳۷۲ہش ۱۳۔ مارچ ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:

۱۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو انسان کو یقین نہیں ملتا ۔ اس کی باتوں میں تناقض ہوگا۔

۲۔ تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے ۔ اُسے وہی طے کر سکتا ہے ۔ جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے ۔ جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے ۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔

۳۔ تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں ۔ اس لئے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا ۔ نقب زنی نہیں کی ۔ چوری نہیں کرتا ۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا ۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے ۔

۴۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے ۔ تم سوئے ہوئے ہو گے ۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا ۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا ۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا ۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں ۔

۵۔ انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں ۔ یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں ۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا ۔

۶۔ مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن خدا کا محتاج ہے ۔ اور اس کی طرف عجز سے انسان کی جان پر، مال پر، آبرو پر ، بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں ۔ لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا۔

۷۔ تعجب ہے کہ انسان اس دنیا میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں ۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا ، دوستوں کا جُدا ہونا ، ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا ۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جائے ۔

۸۔ آخرت کی فکر کرو ۔ جو آخرت کی فکر کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا ۔

جو چاہتے ہیں عیش و مسرّت کی زندگی
وہ لوگ سوچتے ہیں وطن سے مِلا ہے کیا
لیکن کبھی خیال میں لاتے نہیں یہ بات
آخر انہوں نے اپنے وطن کو دیا ہے کیا

ـــــــ ابوالاقبال

غمِ بے مہریٔ احباب بھی کیا ہوتا ہے
شِکوہ ہوتا ہے زباں پر نہ گِلہ ہوتا ہے

حیف ہو یُوں ہدفِ جور و جفائے احباب
دل کہ جو محرمِ اسرارِ وفا ہوتا ہے

اِک خوشی وہ ہے کہ ہو آنکھ بھی جس سے پُرنم
ایک غم وہ ہے کہ اندوہ رُبا ہوتا ہے

جب ہوس ہو تو تقاضے بھی بہت ہوتے ہیں
بندۂ عشق تو راضی بہ رضا ہوتا ہے

آشنا سوزِ محبّت سے ہُوا ہے شاید
"آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے"

گرمیِ عشق عطا کرتی ہے اُس کو پرواز
دل پگھلتا ہے تو پھر نالہ رسا ہوتا ہے

اس سے پہلے ہی اُسے کاٹ کے کوئی رکھ دے
ہاتھ جو آپ کے دامن سے جُدا ہوتا ہے

عشق کو کاش وہی ساز عطا ہو یا رب
دیکھ کر حُسن جسے نغمہ سرا ہوتا ہے

قفسِ تن میں جو تھا طائرِ سدرہ محبوس
آج وہ دامِ اسیری سے رہا ہوتا ہے

سر جُھکا دیتی ہے خود رفعتِ افلاک کہ جب
سامنے آپ کا نقشِ کفِ پا ہوتا ہے

آنکھ وہ آنکھ کہ نفرت سے تہی ہوئے دوست
دل ہے وہ دل جو محبّت سے بھرا ہوتا ہے

عشق و مستی کی یہ پہچان کہ ہر دم ہر آن
دلِ بیتاب میں اک حشر بپا ہوتا ہے

ہائے وہ کرب جسے عشق کا حاصل کہیئے
ہائے وہ دَرد کہ جو دل کی غذا ہوتا ہے

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

لجنہ کالم

لڑکی فطرتاً خواہش مند ہوتی ہے کہ نکاح کے بعد خاوند کے ہاں جا کر آرام و آسائش کی زندگی بسر کرے خوشی اور مسرت سے دن کاٹے لیکن جب لڑکیوں کی شادیاں بعض اغراض کے ماتحت نامناسب جگہ کر دی جاتی ہیں وہ ہمیشہ کڑھتی اور غم و غصہ کا اظہار کرتی رہتی ہیں جس سے صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اس شادی سے مطمئن نہیں ہیں اور انہیں اس سے بجائے آسائش کے رنج پہنچ رہا ہے۔ میرے پاس چونکہ اس قسم کی شکایتیں آتی رہتی ہیں اس لئے مجھے اس بارے میں کافی علم ہے انہیں جب سمجھایا جائے۔ گذارہ کرنے کی نصیحت کی جائے تو کہتی ہیں ہم کیا کریں اس مصیبت کی زندگی کی وجہ سے ہمارے اندر سے غم و غصہ کی آگ نکل رہی ہے ہمارے ماں باپ اندھے تھے کہ انہوں نے ہمیں ایسی جگہ دھکیل دیا جہاں ہمارے لئے سوائے رنج اور مصیبت کے اور کچھ نہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان لڑکیوں کو ماں باپ سے محبت نہیں ہوتی یا وہ ماں باپ کی خدمت اور ان سے سلوک نہیں کرنا چاہتیں بلکہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ کی مصیبت میں سمجھ کر اور اسے ناقابل برداشت پا کر اس طرح کہتی ہیں۔ ورنہ تو وہی ماں باپ جن کے متعلق ایک لڑکی یہ کہہ رہی ہوتی ہے اگر دریا میں بہہ رہے ہوں تو وہ لڑکی ان کو بچانے کے لئے بلا تامل پانی میں کود پڑے گی اور یہ نہ دیکھے گی کہ وہ انہیں بچا بھی سکتی ہے یا نہیں۔ اس جوش محبت میں جو اسے والدین سے ہوگا اسے یہ بھی محسوس نہ ہوگا کہ خود اس کی اپنی جان بھی تو اس کوشش میں خطرے میں پڑ جائے گی۔

پس اگر اس بات کی اجازت دی جائے کہ ماں باپ مہر کا روپیہ لے لیں تو ہزارہا ایسی لڑکیاں ہوں گی جو ایسی نامناسب جگہ بیاہی جائیں گی جہاں سے ان کے والدین کو تو روپیہ مل جائے گا لیکن وہ دکھ کی زندگی بسر کریں گی۔ اب بھی بہت سی ایسی مثالیں مل سکتی ہیں جو اس قسم کی اندھا دھند شادیوں کے متعلق ہیں۔ اور جو لڑکی کو بیاہنے کے لئے نہیں بلکہ بیچنے کے مترادف ہے۔ بہت لوگ روپے کا لالچ کرتے ہیں اور جہاں سے ان کو زیادہ روپیہ ملتا ہے وہاں وہ بغیر دیکھے بھالے لڑکی کا بیاہ کر دیتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے ماں باپ دیکھے ہیں جو اپنی لڑکیوں کو نیلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو سب سے زیادہ روپیہ دے وہی لے جائے۔ ایسے ماں باپ صرف روپیہ کو دیکھتے ہیں جس سے زیادہ روپیہ ملے اس کے پاس اپنی لڑکی کو بیاہ دیتے ہیں خواہ ان میں کسی قسم کا جوڑ اور مناسبت ہو یا نہ ہو۔ اور بعض ماں باپ تو اس قدر ظلم کرتے ہیں کہ عمر کا لحاظ بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ ہندوؤں میں یہ عام رواج ہے کہ خواہ ۸۰ برس کا بڈھا ہو اس کی شادی پانچ چھ سال کی لڑکی سے کر دیتے ہیں۔ یہ شادی نہیں بلکہ بردہ فروشی ہے۔ اور بردہ فروشی کی (دین حق) اجازت نہیں دیتا کیونکہ آزادی ہر انسان کا حق ہے اور یہ حق چھیننے کا کسی کو اختیار نہیں۔

ممکن ہے کوئی کہے اولاد ماں باپ کی چیز ہوتی ہے۔ اس لئے ان کا حق ہوتا ہے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر یہ بھی جائز نہیں۔ اور میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو بھی نہیں بیچ سکتا اور میرے نزدیک یہ ناجائز ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو بیچ دے۔ چہ جائیکہ کوئی اس کی آزادی کو بیچے۔ خواہ وہ ماں باپ ہی ہوں۔ انہیں بھی اپنے بچوں کی حریت اور آزادی کے بیچنے کا حق نہیں۔ لیکن ایسے ماں باپ ہیں جو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ہمارے گھر میں ہی قریب کے ایک گاؤں کی ایک عورت آیا کرتی تھی جو زمیندار تھی وہ خوشی سے سنایا کرتی تھی کہ ہم نے اتنے روپے پر فلاں لڑکی کو بیاہ دیا ہے۔ اور اتنے روپیہ پر فلاں کو۔ اور اس طرح قرض اتار دیا ہے ان لڑکیوں کو اتنی دور دور بیاہ دیا کہ پھر وہ آ بھی نہ سکیں۔ ان حالات میں اگر اس بات کی اجازت دے دیں کہ ماں باپ لڑکیوں کا مہر لے لیا کریں تو یہ ایک بہت بڑا ظلم اور احکام الٰہی کی منشاء کے بالکل خلاف ہوگا۔ اور لڑکیوں کو مصیبت اور تکلیف میں ڈالنے کی کھلی اجازت ہو گی۔

اس میں شک نہیں کہ بعض دفعہ نہایت سوچ سمجھ کر ماں باپ لڑکی کی شادی کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ شادی لڑکی کے لئے آرام کا باعث نہیں ہوتی۔ لیکن یہ تو صاف ظاہر ہے کہ اس میں ان کی بدنیتی نہیں ہوتی۔ اور اس صورت میں لڑکی ماں باپ کو کوستی بھی نہیں کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ میرے ماں باپ نے تو دیکھ بھال کر میرا بیاہ کیا تھا آگے میری قسمت کہ مجھے اچھا بر نہ ملا۔ اس پر وہ صبر اور شکر کے ساتھ زندگی گذارنے کی کوشش کرتی ہے۔

ہماری تاریخ

۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو حضرت (امام جماعت الثانی) کے ارشاد پر دعوت الی اللہ یا اشاعت دین حق کے معاملے پر غور کرنے کے لئے بیت مبارک میں ملک بھر کے احمدی نمائندوں کی مجلس شوریٰ ہوئی۔ باہر سے شامل ہونے والے نمائندوں کی تعداد ۱۵۰ سے زائد تھی۔ منتظم خلیفہ رشید الدین صاحب تھے۔ سات بجے صبح شوریٰ کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ پہلے میر قاسم علی صاحب نے پیر منظور محمد صاحب کا ایک مضمون (جو تشحیذ الاذہان مئی ۱۹۱۴ء میں بھی شائع ہو گیا ہے) سنایا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت (امام جماعت الثانی) ہی (ــــ) موعود ہیں۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت بیت الدعا میں دعا کرنے کے بعد تشریف لائے اور پونے نو بجے سے سوا گیارہ بجے تک ایک پُر معارف خطاب فرمایا۔

ظہر کے بعد حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کی صدارت میں دوسرا اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ ہندوستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے دعوت الی اللہ کے لئے واعظ بھجوائے جائیں اور ان کے اخراجات صدر انجمن احمدیہ کی مد اشاعت دین حق سے دیئے جائیں۔

۲۔ صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ نمبر ۱۸ یہ تھا کہ ہر ایک معاملہ میں مجلس معتمدین اور اس کی ماتحت مجلس یا مجالس اگر کوئی ہوں اور صدر انجمن احمدیہ اور اس کی کل شاخ ہائے کے لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا۔

دوسری قرارداد میں پاس ہوا کہ اس میں ترمیم کر کے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی بجائے (امام جماعت الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب) کے الفاظ درج کئے جائیں نیز قرار پایا کہ یہ ریزولیوشن حضرت نواب محمد علی خانصاحب۔ حضرت سید محمد احسن صاحب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ذریعہ سے پیش ہو۔ بعد میں بیرونی جماعتوں کے تقریباً چوتھائی احباب نے بھی اس کی پُرزور تائید کی۔ اور اپنے دستخطوں سے درخواستیں بھجوائیں کہ انجمن بھی اسے منظور کرے۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ۲۰ اپریل ۱۹۱۴ء کے اجلاس میں کثرت رائے سے اس ترمیم کی منظوری دے دی۔

۳۔ ہر ضلع میں سے چند طلباء مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پانے کے لئے بھیجے جائیں

۴۔ واعظین کا خرچ براہ راست انجمن معتمدین کے ذریعے سے دیا جائے نہ کہ بیرونی جماعتوں کے ہاتھ سے۔

۵۔ د ـــ ، کی وصولی کے لئے جماعت کے سیکرٹری اصحاب نصاب کی فہرست مرتب کریں اور وصولی کی فکر کریں۔ اس مد کا روپیہ نیز اشاعت دین حق کا روپیہ حضرت (امام جماعت) کی خدمت میں براہ راست آنا چاہیئے۔

۶۔ تعلیم عامہ کی اشاعت کے لئے جہاں جہاں ممکن ہو مدارس اور احمدیہ ہوسٹل کھولے جائیں اس سلسلہ میں حتی الوسع سرکاری امداد قبول نہ کی جائے۔

۷۔ دارالامان میں کالج کے قیام کی تجویز ایک بورڈ کے سپرد کی جائے۔ جس کے ممبر زیادہ تر تعلیم الاسلام

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

دی نیوز

یکم مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی روزنامہ "دی نیوز" کے یکم مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک خط کے ذریعے شاہد احمد کہتے ہیں کہ "جب سوویٹ یونین کی فوجیں افغانستان میں موجود تھیں تو پاکستان کے امراء کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ جلد ہی سوویٹ یونین پاکستان پر بھی قبضہ کر لے گا اور یہاں کے سماجی امتیازات ختم ہو جائیں گے۔ لوگوں میں آپس میں برابری رائج ہو جائے گی اور یہ لوگ یعنی امراء اپنے محلوں سے محروم ہو جائیں گے۔ نہ ان کے پاس بڑی بڑی گاڑیاں رہیں گی نہ ان کے پاس بڑی بڑی جاگیریں ہوں گی اور انہیں اپنے عیش و عشرت کے تمام سامان ترک کرنے پڑیں گے۔ سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے ان لوگوں کی پریشانیاں بھی دور ہو گئیں اور ان کے خطرات معمول کے مطابق تکبر سے بدل گئے۔ مجھے اس بات سے حیرت ہوتی ہے کہ اسلام کی وجہ سے ان کے دلوں میں خدا کا خوف کیوں پیدا نہیں ہوتا۔

شاہد احمد کہتے ہیں۔ ہم ہمیشہ سے مسلمان رہے ہیں اور اسلامی حکومتیں بھرپور انداز میں ہمیں اسلام کی بڑی بڑی خوراکیں (DOSES) ہمارے گلے سے نیچے اتارتی رہی ہیں۔ ہماری حکومت کیوں ہمارے درمیان مساوات قائم نہیں کرتی۔

جب تک ہمارے منتخب نمائندوں کا تشخص ان کی حرص رہے گا مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ ہم اپنے ملک میں مساوات رائج نہیں کر سکتے۔ امیر لوگ اور ان کے منتخب نمائندے جو حکومت میں برسر اقتدار ہوتے ہیں۔ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں کوئی شخص وہاں سے ہٹا نہیں سکتا۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اسلامی اقدار کی تبلیغ یعنی قناعت، بردباری اور قربانی جو ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعے غریبوں میں پھیلائی جا رہی ہے۔ وہ ان غریبوں کو امیروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے سے روکے گی۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ ایک خیال خام ہے۔ (WISHFUL THINKING)

فرنٹیئر پوسٹ

۲۶۔ فروری ۱۹۹۳ء

فرنٹیئر پوسٹ کے ۲۶ فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں جی چودھری لاہور سے لکھتے ہیں۔

"میں نے مسٹر کے آر مالکانی کا ہندو مسلم مسائل کے متعلق مضمون پڑھا ہے جو فرنٹیئر پوسٹ کے ۲ اور ۳ فروری کے شماروں میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے ہندوستان میں مسلمان حکمرانوں کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے میں اس پر تبصرہ کرنا نہیں چاہتا۔ اگر ہندو لوگ ان غلطیوں کو دوہراتے رہے جو ماضی میں بعض لوگوں نے کی ہیں۔ اور جو صریحاً اسلام کی تعلیم کے خلاف تھیں تو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جا سکے گا۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے ملک کی بہبود کے لئے۔ اس ماضی کو دفن کر دیں۔ اور اقلیتوں کے ساتھ بہتر سلوک کریں اور انہیں وہ حقوق دیں جو آج انہیں ملنے چاہئیں

مسٹر ملکانی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پرانے ناخوشگوار باب کو بند کرنے کے لئے اور ملک میں ایک بہت وسیع اتحاد کے لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بابری مسجد کو بھول جائیں اور ہندوؤں کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ متھرا اور کاشی میں دیگر مساجد کے ساتھ بھی یہی سلوک کریں۔ یہ ایک نہایت غیر معقول اور بیوقوفی کی تجویز ہے۔ انہوں نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ہولی دیوالی اور بسنت کی تقاریب منائیں۔ اور ان سے لطف حاصل کریں۔ یہ ان کا اپنا کام ہے وہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ البتہ یہ کہنا ضروری ہے کہ ہر فرد کا یہ حق ہے کہ وہ جو چاہے مانے اور جیسے چاہے عمل کرے۔ البتہ دیگر لوگوں کے معمولات میں مداخلت نہیں ہونی چاہیئے

حکومت ہندوستان کو چاہیئے کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کرائے کہ مذہبی معاملات میں کسی طرف سے بھی مداخلت نہیں ہو گی اور مذہبی یادگاروں کو کسی طرح بھی مسمار نہیں کیا جائے گا۔ ہندوستان ایک بہت وسیع ملک ہے اور وہ (ہندو) جتنے چاہیں مندر تعمیر کر سکتے ہیں۔

دی نیوز

۸۔ مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی اخبار دی نیوز کے ۸ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں اخبار کے اپنے کارسپانڈنٹ کی طرف سے یہ شائع کیا گیا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ وفاقی حکومت شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کے سلسلے میں غیر یقینی کا ہو گئی ہے جیسے کوئی فیصلہ نہیں کر پاتی۔

اگرچہ اکتوبر کے وسط میں حکومت نے مذہبی جماعتوں (لابی) کے شدید دباؤ کے ماتحت یہ اعلان کیا تھا کہ وہ فوری طور پر اس کالم کو شناختی کارڈوں میں شامل کر رہی ہے۔ لیکن اس فیصلے پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ ایک بھی ایسا کارڈ اب تک جاری نہیں کیا گیا جس میں مذہب کا خانہ درج کیا گیا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے اپنے تمام قومی رجسٹریشن دفتروں کو ملک بھر میں اکتوبر ۲۹ء کو یہ ہدایت دے دی تھی کہ نئے کارڈ ہرگز جاری نہ کئے جائیں اس وقت سے لے کر اب تک خصوصی حالات کے ماتحت بعض لوگوں کو ایشو تو کئے گئے ہیں لیکن ان میں مذہب کا خانہ نہیں ہے اور ایسے کارڈوں کی تعداد بھی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ یہ بات اخبار مذکور دی نیوز کو معتبر ذرائع سے ملی ہے عملی طور پر حکومت نے اپنے اس فیصلے کو بدل دیا ہے کہ وہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرے گی۔ اگرچہ اس بات کا اس نے کوئی اعلان نہیں کیا کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ "مذہبی سوسائیٹیوں کی طرف سے اس پر حملے کئے جائیں گے یعنی تنقید کی جائے گی۔ حکومت نے یہ زائد کالم شناختی کارڈ میں شامل کرنے کے لئے اس مذہبی پارٹیوں کے مظاہرے سے ایک روز پہلے اعلان کیا تھا جو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے اکتوبر ۱۴ کو کیا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ جلدی میں کر لیا گیا تھا۔ جس کی بہت وسیع پیمانے پر زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے مخالفت کی۔ بعض رپورٹوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بعض ممالک کے سفراء نے بھی اس کے خلاف اظہار خیال کیا تھا۔ ان حالات میں حکومت کی کیفیت غیر یقینی سی ہو گئی۔ اب اس معاملے کو کیبینٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے جس میں دیگر اراکین

باقی ص ۶ پر

Govt indecisive over insertion of religion column in ID card

From Our Correspondent

ISLAMABAD: The Federal Government seems to be in a state of indecision over the question of inclusion of a religion column in the National Identity Card.

Although it announced under immense pressure from the religious lobby in mid-October last that it had decided to immediately insert an additional column, yet it never implemented the decision. Not even a single card including this column, has so far been issued.

In fact, the government directed national registration offices throughout the country on October 29 to stop issuance of new cards. Since then, only special cases have been entertained and the cards being issued so do not contain the religion column. The number of such cases is not too high, an informed source told The News.

"Practically, the government has reversed its decision to include the religion column. However, it has done so without making a public announcement as it fears a severe backlash from religious sections," he said.

The government announced to create the extra column a day before a number of religious parties held their planned demonstration in front of the Parliament House on October 14 against religion column in NICs.

The decision seems to have been taken in haste which was widely resented by different segments of the society and human rights activists. Reports had indicated that diplomats of some countries took exception to the move.

In the face of this development, the government started dilly-dallying on its decision.

Now, the matter has been referred to a cabinet committee which comprises, among others, Interior Minister Ch Shujaat Hussain and Religious Affairs Minister Maulana Abdus Sattar Khan Niazi. It has not held even a single meeting for the last five months.

Maulana Niazi who has consistently wanted a religion column, has taken a hard stand on it. Recently, he threatened to quit the cabinet if the column was not included in the NIC.

Officials told The News that after the government's decision to create the new column, registration offices were flooded with thousands of letters, making some more highly odd demands. Some of them urged the authorities to treat members belonging to certain sects as non-Muslims. "There seemed to be no end to it."

News International, Monday March 8, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید شفیق الحسن ایڈووکیٹ

یادِ رفتگان

خاکسار نے دہلی میں آٹھ جماعت تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد علی گڑھ میں ایک ہندو کے کرایہ کے مکان میں منتقل ہو گئے وہ ہندو مالک مکان ذرا دیر ہو جانے پر بڑی بے عزتی کرتا تھا۔ اس عاجز کے منہ سے نکل گیا کہ کاش ہمارا ذاتی مکان ہوتا اس پر والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ شفیق میں نے گھر کے خرچ سے بچا کر ۵۰۰ روپے جوڑے تھے اور جوبلی کے جلسہ پر میں نے بابا بھاگ سے ایک مکان محلہ دارالفضل قادیان میں خرید کر لیا ہے جس پر اس عاجز کو بہت مسرت ہوئی اور شادمانی سے اچھل پڑا اور بضد ہوا کہ چلیں وہیں چل کر رہیں۔ مگر محترمہ والدہ صاحبہ نے دعا کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ چند یوم کے بعد فرمایا کہ میں نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے پھول ہی پھول ہیں اور پھل ہی پھل ہیں۔ چنانچہ ہم دونوں ماں بیٹے روانہ ہو گئے اور چونکہ مندرجہ بالا مکان ابھی بابا بھاگ نے خالی نہ کیا تھا اس لئے ہمارے کپورتھلہ کی جماعت کے شناسا محترم منشی عبدالسمیع صاحب کے مکان میں ۳ ماہ تک مقیم رہے اور والد صاحب کے ناراضگی کے خطوط آتے کہ تو میرے اکلوتے لڑکے کو قادیانی کرے گی لہٰذا میں خرچ نہیں بھیجوں گا۔ عرصہ تین ماہ کا گذر گیا اسی ضد بحث میں آخر کار ایک دن والدہ ماجدہ نے بستر بندھوا دیا اور کہا کہ میں حضرت اماں جان سے واپس جانے کی اجازت لے کر آتی ہوں چنانچہ آنے پر بتایا کہ حضرت اماں جان نے سخت ناراضگی ظاہر فرمائی ہے اور کہا ہے کہ شفیق کو یہیں پڑھاؤ اور جب تک میٹرک کرے گا تو اللہ نے چاہا تو کالج بھی کھل جائے گا اور فکر مت کرو تمہارا خاوند خرچ بھیجے گا۔ لہٰذا تم بستر کھول دو۔ ابھی اس واقعہ کو چند منٹ گذرے تھے کہ حضرت اماں جان کی بات کیسے پوری ہوئی کہ ڈاکیہ نے آواز لگائی کہ یہاں کوئی شفیق الحسن رہتا ہے تو میں بھاگ کر گیا تو اس نے ۳۰۰ روپے کا منی آرڈر مجھے تھما دیا اور کوپن میں والد صاحب نے تحریر کیا تھا کہ اچھا بھائی تم ضد کے پکے ہو میں آئندہ پیسے بھیجتا رہوں گا تم شفیق کو وہیں پڑھاؤ اور مکان بھی بنواؤ۔

چنانچہ ہم نے مکان خالی کروایا اور ۳ روپے فی ہزار اینٹ۔ سستی مزدوری اور ۳ روپے کی سیمنٹ کی بوری سے بڑا اچھا مکان تعمیر کروایا اور ماسٹر مہر سنگھ شیخ عبدالرحمان صاحب بی اے نے میری ٹیوشن قبول فرمائی اور مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ دلوا دیا اور بڑی شفقت سے اس عاجز کو دین سکھاتے اور میری وصیت بھی اور بیعت فارم بھی پُر کروالیا۔

حضرت اماں جان کے ارشاد کے مطابق جیسے ہی میں نے میٹرک پاس کیا تو اسی سال کالج کا افتتاح بھی ہو گیا اور ہمارا پہلا گروپ کالج میں داخل ہوا۔ چنانچہ حضرت اماں جان کی تینوں باتیں کہ یہاں ہی پڑھاؤ خرچ بھیجے گا اور یہیں کالج بھی کھل جائے گا۔ کس شان سے اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائیں اس عاجز کو فخر ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ثالث ہمارے کالج کے پرنسپل ہوئے۔ اور حضرت امام رابع کے ساتھ اس عاجز کو فخر ہے کہ میں ان کا ہم جماعت آٹھویں تا میٹرک رہا اور حضور میٹرک کے امتحان میں کالج کے ہال میں میرے بالکل عقب میں تشریف فرما تھے۔

قادیان میں بڑا مزا رہتا جلسہ سالانہ کی سیر روحانی کی تقاریر جلسہ سالانہ میں سنیں ایمان بڑھتا گیا۔ زور دار پیشاب لگا رہتا مگر دبائے۔ بیٹھا رہتا کہ کہیں حضور کی ایمان افروز باتیں نہ رہ جائیں کبھی حضور امام جماعت ثانی رلا دیا کرتے اور کبھی روتوں کو ہنسا دیا کرتے۔ خدا کا شکر ہے قیام پاکستان تک بڑا اچھا وقت گذرا۔

ایک مرتبہ میری والدہ ماجدہ کے پاس چندہ لینے ایک محترمہ آئیں تو والدہ صاحبہ نے پڑوسن سے ۱۵ روپے قرض لا کر چندہ دے دیا جس پر اس عاجز نے عرض کی کہ یہ آپ نے کیا کیا۔ تنخواہ تو والد صاحب کی آکر ختم ہو گئی اب کہاں سے دیں گے۔ اس پر بہت برہم ہوئیں اور کہا کہ نیکی سے مت روکا کرو دس دنیا اور ستر آخرت کا ثواب ہوتا ہے۔ میں خاموش ہو گیا۔ اگلے روز مجھے بتایا کہ دیکھ میں نے کہا تھا کہ دس دنیا چنانچہ آج منی آرڈر اللہ نے بتایا ہے ۱۵۰ روپے کا آئے گا۔ میں بہت خواہش ہوا کہ ان کی باتیں اکثر پوری ہوتی ہیں چنانچہ میں ۱۲ بجے جب منی آرڈر والا آتا تھا تیار ہو کر بیٹھ گیا۔ چنانچہ ڈاکیے نے ہانک لگائی شفیق الحسن منی آرڈر لے جاؤ میں۔ بہت خوش ہوا اور جلتے ہی پوچھا کیا ۱۵۰ کا منی آرڈر ہے اس پر اس نے کہا کہ جی ہاں۔ کوپن میں لکھا تھا کہ میں تنخواہ تو بھیج چکا ہوں مگر ایک آدمی سے میں نے ۱۵۰ روپے لینے تھے وہ تم کو بھیج رہا ہوں تم مکان بنا رہے ہو تم کو ضرورت ہو گی۔

یہ عاجز جنگ عظیم دوئم کے دوران چونکہ بہت فربہ اور موٹا تھا اور اکثر قادیان میں شفیق موٹو کے نام سے مشہور تھا سوچا کرتا تاکہ اب میٹرک پاس کرنے کے بعد بوجہ موٹاپا مجھے ملٹری میں بھی نوکری نہیں ملے گی تو ایک دن والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شفیق بڑا ہو کر نوکری کریگا اور ہم اس کو بہت کثرت سے ہوائی رزق دیں گے۔

میں نے دریافت کیا کہ ہوائی رزق کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے ہوائی رزق اس قدر تعداد میں دکھایا گیا ہے کہ جیسے دیگوں میں بڑی دولت ہے اور وہ کھن کھن بول رہی ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ دولت کس جگہ آپ نے دیکھی تو کمرے کے ایک کونے میں آپ نے اشارہ کیا۔ تو اس عاجز نے اپنے بچپن اور نادانی میں آکر کدال اور پھاوڑے سے مشقت شاقہ سے پکا سیمنٹ کا فرش بہت گہرا کھود ڈالا مگر کچھ نہ نکلا

اب سنئے یہ بات بھی کس شان سے پوری ہوئی۔ میرے خسر صاحب مکرم محمد صدیق صاحب جو کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ساتھ رفیق تھے اور ایک ہی شہر کے رہنے والے تھے اور ایک ساتھ بیعت کی تھی نے مجھے فرمایا کہ تم میرے لڑکوں کی طرح شارٹ ہینڈ اور ٹائپ سیکھ لینا۔ چنانچہ پاکستان بننے کے بعد میں علی گڑھ کا بھرا پڑا مکان مقفل کر کے براستہ بمبئی روانہ ہوا اور کراچی بخیر و عافیت پانی کے جہاز سے پہنچ گیا۔

میں نے جو تار بمبئی سے روانگی سے پہلے دیا تھا وہ میرے پہنچنے کے بعد ملا۔ میرے نسبتی بھائی شیخ عبدالرحمان صاحب نے ۳ عدد درخواستیں ٹائپ کر کے لا دیں جو کہ میں نے روانہ کر دیں۔ چونکہ ۱۹۴۷ء میں ہندو بڑی تعداد میں کراچی سے چلے گئے تھے تو میٹرک پاس آدمی ملتے نہیں تھے۔ میری بیگم جو بہت نیک ہیں اور بچپن سے کلام پاک لڑکیوں اور بچوں کو ختم کرواتی آئی ہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ۳ عدد لفافے آئے ہیں اور ایک لفافے پر میں نے کنزرویٹر آف فارسٹ کی مہر لگی دیکھی ہے چنانچہ جو ۳ عدد درخواستیں اس عاجز نے بھیجی تھیں ان تینوں سے جگہوں سے کال آ گئی اور ایک لفافے پر واقعی کنزرویٹر آف فارسٹ کے ڈسپیچ کی مہر ثبت تھی چنانچہ اسی دفتر میں مجھے نوکری مل گئی۔ اور وہ نوکری ایسی مبارک اور بابرکت اور طویل ترین ثابت ہوئی کہ ۱۹۴۷ء سے شروع ہو کر ۱۹۸۷ء میں ۴۰ سال کے بعد ریٹائر ہوا اور اس دوران اللہ تعالیٰ نے ۵ عدد بچوں کی تعلیم بھی مکمل کروا دی اور ان کی شادیاں بھی کروا دیں اور اس دوران ۱۹۴۷ء میں ہی ٹائپ کے کالج میں داخلہ لیا اور شارٹ ہینڈ بھی سیکھی اور ترقی ہو کر سٹینوگرافر ہو گیا اور سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کا گریڈ ۱۶ کا سٹینوگرافر مقرر ہوا۔

اب سنئے داستان ہوائی رزق والی۔

جیسا عرض کیا گیا شارٹ ہینڈ میں مہارت اور ۴۰ سالہ تجربہ کا یہ اثر ہوا کہ جب ۵ بجے ایم ایس سی جماعتوں میں پہنچے تو بوجہ کم تنخواہ کے یہ عاجز شام کو پارٹ ٹائم کام وکیلوں کے پاس کرنے لگا۔ میرا ضمیر بھی بہت خوش تھا کہتا تھا کہ میں تصحیح کے لئے قلم لے کر بیٹھا رہتا ہوں اور قلم نیچے ہی نہیں آتا صرف دستخطوں کے لئے نیچے کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جب ہائیکورٹ میں میرا انٹرویو اور ٹیسٹ ہوا تو چیف جسٹس کے پرائیویٹ سیکرٹری نے کہا کہ میں کورٹ کی زبان میں لکھاؤں گا اور جو اس میں پاس ہو گا اس کو گریڈ گیارہ دیا جائے گا اور جو ناول سے انگلش سے لکھ لے گا اس کو گریڈ ۱۶ گزیٹڈ دیا جائے گا۔ چنانچہ اس عاجز نے انگلش ناول سے صحیح لکھ لیا اور گریڈ ۱۶ کے آرڈر ہو گئے اور چیف جسٹس کی کورٹ میں لگ گیا۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ مجھے غلام نبی میمن جو کہ بعد میں وزیر قانون ہوئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم طارق محمود ناصر صاحب دارالصدر شمالی ربوہ سے لکھتے ہیں:

خاکسار روزانہ روزنامہ الفضل کا مطالعہ کرتا ہے خاص طور پر کھیل اور کھلاڑی۔ چھوٹی سی بات۔ اور آپ کے خطوط وغیرہ۔ کھیل اور کھلاڑی کالم کو میں خود بڑے غور سے پڑھتا ہوں۔ اکثر اس کالم میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ۲۴ فروری ۹۳ء کے الفضل میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کا تحریر کردہ کالم کھیل اور کھلاڑی نظر سے گزرا۔ جہاں میاں صاحب نے کمنٹیٹر کے جذباتی ہو کر تبصرہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہاں خود ہی جذباتی ہو کر یہ لکھ بیٹھے کہ "پاکستان کو ۱۳۱ اوورز میں ۲۷۱ رنز کا ہدف دیا گیا تھا جبکہ اسکی جگہ پر یہ ہونا چاہیئے تھا کہ جنوبی افریقہ کو ۳۱ اوورز میں ۲۷۱ رنز کا ہدف دیا گیا تھا۔

دوسری اہم بات یہ کہ کیا دنیا میں کرکٹ اور ہاکی کے علاوہ کوئی اور کھیل نہیں ہوتی میرے خیال میں تو کرکٹ اور ہاکی سے زیادہ ٹورنامنٹ سکواش، ٹینس اور فٹ بال وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان کا تو ذکر میرے خیال میں شاید ہی کبھی ہوا ہو۔

تیسری اہم بات یہ کہ تبصرہ کرتے وقت ان باتوں کا پوری طرح خیال رکھنا چاہیئے کہ کرکٹ جیسے متنازعہ کھیل میں جس طرح کی امپائرنگ جنوبی افریقہ میں ہوئی ہے۔ اسکی مثال ابھی تک دیکھنے میں نہیں آئی (جبکہ ورلڈ کپ میں بھی ایسی شاندار امپائرنگ دیکھنے میں نہیں آئی)۔ وہاں ان کی بھی تعریف کرنی چاہیئے تھی۔ ہاں اگر کوئی متنازعہ فیصلہ ہو جائے تو یہ ضرور پڑھنے کے لئے مل جاتا ہے کہ چند غلط فیصلوں کی وجہ سے ٹیم شکست کھا گئی وغیرہ وغیرہ۔

ورلڈ کپ اور سہ فریقی ٹورنامنٹ میں جس بہترین اخلاق کا مظاہرہ جنوبی افریقہ کے کھلاڑیوں نے کیا ہے اسکی مثال ملنا مشکل ہے بظاہر جنوبی افریقہ کی ٹیم ٹورنامنٹ ہار کر بھی لوگوں کے دلوں کو جیتنے میں کامیاب ہو گئی ہے میرے خیال میں جنوبی افریقہ کے کھلاڑی کھیل کو صرف کھیل ہی سمجھتے ہیں اپنی انا کا مسئلہ نہیں بناتے۔ اسی طرح تماشائیوں نے جس نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے اسکی مثال کم ہی ملتی ہے۔

بقیہ: صہ ۵

کے یہاں پارٹ ٹائم پہلا مل گیا۔ اس کے بعد تو دروازے کھلتے گئے نوبت

یہاں تک آئی کہ جوانی کے ایام تھے اور ۸ یا ۹ وکیل میری جان کو چمٹے رہتے تھے اور پیسوں کی گویا بارش ہوتی تھی اور جب مجھے پیسے ملتے تو میں اپنے بچاروں طرف دیکھ کر کوئی دیکھ تو نہیں رہا ایک زوردار نعرہ بلند کرتا کہ واہ رب العالمین تیرا ہوائی رزق کا سچا وعدہ پورا ہوا۔ اور آج بھی یہ حالت ہے کہ مجھے ایڈوانس بکنگ کیا جاتا ہے۔ میرے گھر پر فون ہے جس پر وکلاء صاحبان قبل از وقت تیار ہونے کے لئے کہتے ہیں کہ ہم موٹر میں لینے آ رہے ہیں آپ تیار ہو جائیں اور سینکڑوں روپے دیتے اور طرح طرح کی نعمتیں کھلاتے اور واپس گھر چھوڑ کر جاتے ہیں۔ چنانچہ میری بیگم نے کہا کہ تم تو آفیسروں سے زیادہ کمانے لگ گئے ہو اور ہماری تنخواہ صاف بچت میں جانے لگی اور ہم نے فرج۔ ٹی وی اور دیگر نعمتیں خریدیں اور ہوائی رزق کا عجب نظارہ کیا جو ہمارے پڑوسیوں کو میسر نہ تھیں اسی شوق میں اس عاجز نے بعد از ریٹائرمنٹ ایل ایل بی پاس کیا جبکہ بی کام ملازمت کے دوران کر لیا تھا اور اپنے آپکو سندھ بار کونسل سے رجسٹر کروایا اور اب اللہ کے فضل سے ایڈووکیٹ حیدر آباد میں ہو گیا ہوں۔

اس عاجز کے نانا منشی فیاض علی صاحب رفیق کپورتھلوی جو کر منشی روڑے خان کے دوست تھے اور ایک ساتھ بیعت کی تھی نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا اور میری والدہ ماجدہ کو سنایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ تیرے آنگن میں ایک آم کا درخت ہے وہ دیکھتے ہی دیکھتے خشک ہو گیا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہرا ہو گیا ہے اس میں بڑے شیریں پھل لگے جو کہ میں نے کھائے اور بڑا مزہ آیا۔

چنانچہ والدہ صاحبہ اس خواب کی تعبیر یوں کیا کرتی تھیں کہ جب یہ عاجز دوران حمل رحم مادر میں تھا تو بوجہ اسقاط اور خون جانے کے دائیوں نے انکار کر دیا تھا کہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بچہ ضائع ہو گیا ہے۔ مگر ۸ ، ۹ ماہ بعد اس عاجز کی جب ولادت ہوئی تو بہت ہی کمزور تھا اور والدہ گود میں چھپا لیتیں اور محلہ کی مستورات کو دکھاتی نہیں تھیں اور گود میں چھپائے رکھتیں جس کا کسی کو علم نہ ہوتا۔

چنانچہ یہ عاجز ایک قوی ہیکل مثل پہلوان بڑا ہوا جس کو والدہ ہر روز ایک سیر ۲½ آنے کا گوشت روزانہ اکیلے کو کھلاتیں اور ایک سیر دودھ پلاتیں اور آج بھی بعمر ۶۵ سال یہ عاجز مثل پہلوان موجود ہے۔ اور خوب کمائی کرتا ہے تو "وہ بڑا ہو کر نوکری کرے گا اور ہوائی رزق ملے گا کی بات بھی کس شان سے پوری ہوئی۔

ایک مرتبہ قادیان میں ہی میری بڑی بہن عائشہ بیگم صاحبہ اپنی دونوں بڑی لڑکیوں کے ہمراہ جو کہ ۲ یا ۳ سال کی تھیں کے ساتھ قادیان آئیں۔ اور روتے ہوئے گویا ہوئیں کہ میرے ہاں چونکہ اوپر تلے دو لڑکیاں ہوئی ہیں تو میرے خاوند کہتے ہیں کہ مجھے اولاد نرینہ کی ضرورت تھی اس لئے میں نے عقد ثانی کیا تھا۔ مجھے اپنی جائیداد اور احمدیہ فرنیچر سٹور کشمیری گیٹ دہلی کے لئے لڑکا چاہیئے ورنہ طلاق دے دونگا۔ اس پر والدہ نے کہا کہ میں ۴۰ دن دعا کروں گی تو کوئی فکر نہ کر۔

ابھی ۱۲ ، ۱۳ دن ہوئے تھے کہ ایک صبح ہم دونوں بہن بھائی کو یہ خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ ہم اس کو چھ لڑکے دیں گے چنانچہ آج ۵ لڑکے حیات ہیں۔

میری والدہ چونکہ کپورتھلہ کی جماعت سے تھیں لہٰذا فرمایا کرتی تھیں کہ ایک مرتبہ حضرت بانی سلسلہ میرے نانا منشی فیاض علی صاحب کے یہاں آئے اور آپ چبوترہ پر تشریف فرما تھے تو میری والدہ جو کہ ۴ - ۵ سال کی تھیں باہر نکل گئیں اور حضور کے پاس جا کر کھڑی ہوئیں تو حضور نے نہایت شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ ہم تو تجھ سے ملنے آئے ہیں۔ اور فرماتی تھیں کہ اس سر پر ہاتھ پھیرنے کے بعد سے ان کے دل اور دماغ کو ایک عجیب قسم کا جلا۔ روحانیت اور رفع الٰہی محسوس ہونے لگا۔ ایک دفعہ کا تو یہ عاجز بھی گواہ ہے کہ میں اپنی والدہ محترمہ کی آغوش میں لیٹا ہوا اکثر اٹھکھیلیاں کرتا تھا چونکہ سات لڑکیوں کے بعد ایک لڑکا زندہ بچا تھا لہٰذا بہت پیارا تھا تو اچانک اس زور کی بڑے بڑے پروں کی آواز ہوئی جیسا کہ آجکل جیٹ جب ہیر ہیر توڑتے اور آسمان میں بلند ہوتے ہیں تو ایسی آواز بہت بڑے پروں کی سن کر جو کہ بہت نزدیک سے آئی تھی میں اپنی جگہ سے اچھل گیا تو مجھے فرمایا کہ ڈر نہیں یہ تو اللہ کا فرشتہ تھا۔ اب میں یہیں بس کرتا ہوں تھک گیا ہوں اور آنسو بھی نہیں رکتے۔

بقیہ: صہ ۳

ہائی سکول کے قدیم طلباء اور ماہر تعلیم اصحاب ہوں۔

اس اجلاس کے وقت حضرت اقدس کے حکم سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب سیکرٹری تھے۔ یہ اجلاس عصر تک جاری رہا۔ اور اسی پر شوریٰ کی کاروائی ختم ہوئی۔

بقیہ: صہ ۴

کے علاوہ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور مذہبی امور کے وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی بھی شامل ہیں لیکن اس کمیٹی کی تشکیل کے ۵ ماہ بعد تک بھی کوئی اجلاس نہیں ہو سکا۔ مولانا نیازی نے اس کالم کے شناختی کارڈ میں شامل کیئے جانے پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور سخت رویہ اختیار کیا ہے۔ حال ہی میں انہوں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ اگر یہ خانہ شامل نہ کیا گیا تو وہ کابینہ سے مستعفی ہو جائیں گے۔

حکام نے اخبار دی نیوز کو بتایا ہے کہ حکومت کے اس فیصلے کے بعد کہ یہ خانہ شامل کیا جائے۔ رجسٹریشن کے دفتروں میں ایسے ہزاروں خطوط کی بھرمار ہو گئی جن میں بعض مزید مطالبے بھی کیئے گئے تھے اور ان مطالبات میں سے بعض ایسے تھے کہ بعض فرقوں کے اراکین کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اور اس کا ایسے لگتا تھا کہ کوئی انجام نہیں یعنی یہ اتنے زیادہ تھے کہ یہ ختم ہونے میں نہیں آتے تھے۔

"تحریک بہبود انسانیت" کے پر تمام دنیا میں جلسے قائم کرنے چاہئیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارکہ گرلز سکول کی تقریب الوداع سے

حضرت سیّدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کا خطاب

مؤرخہ ۱۸ فروری کو مبارکہ گرلز سکول کی جماعت نہم نے دسویں کلاس کو الوداعی پارٹی دی۔ تمام انتظامات نہم کلاس نے انجام دیئے۔

دن کے دو بجے دسویں کلاس کی لڑکیاں خوبصورت ملبوسات میں ملبوس سکول تشریف لائیں۔ بچیوں کی خوشی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ یہ پارٹی حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کی رہائش گاہ پر منعقد ہو رہی تھی۔ کچھ ابتدائی پروگرام سکول میں کئے گئے جس کے بعد نویں اور دسویں کلاسیں اپنی اساتذہ کی رہنمائی میں حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ کے گھر پہنچ گئیں۔ لڑکیوں کے اپنی اپنی جگہ سلیقے سے بیٹھ جانے کے بعد حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ تشریف لائیں ابتدائی کارروائی کے بعد نویں کلاس کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کا جواب دسویں کی طالبات نے دیا۔ اس کے بعد پرنسپل محترمہ امتہ الشکور صاحبہ نے خطاب کیا اور پابندی وقت کے بارے میں نصائح کیں اس کے بعد حضرت آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ کا خطاب تھا لیکن انہوں نے اپنے خطاب سے پہلے تمام اساتذہ اور لڑکیوں کو اجازت دی کہ وہ نظم، غزل یا کچھ اور دلچسپ آئٹم پیش کریں۔ چنانچہ مس امتہ الوحید صاحبہ اور مس شفیقہ مریم صاحبہ نے خوبصورت نظمیں سنائیں۔ اس کے بعد حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے دلچسپ خطاب فرمایا جس میں آپ نے دیگر نصائح کے علاوہ یہ سبق آموز اور ایمان افروز بات بھی بتائی کہ ایک مرتبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک بچی نے سوال کیا کہ شرک کیا ہے؟ اب شرک تو کئی قسم کے ہوتے ہیں لیکن اس موقعہ پر حضور نے اس بچی کو جواب دیا کہ دیکھو! اگر تم ٹی۔وی پر کوئی بہت ہی دلچسپ پروگرام دیکھ رہی ہو لیکن اسی وقت نماز کا ٹائم بھی ہو جائے لیکن تم پروگرام کو ترجیح دو اور نماز چھوڑ دو تو یہ بھی شرک ہے اور چھوٹے سے چھوٹے شرک کی سزا بہت بڑی ہے اس کے علاوہ بھی آپا جان نے بہت ہی مفید باتیں بتائیں اور لڑکیوں کو اپنی انگلش بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ انگلش اتنی مشکل نہیں ہے جتنی کرانے مشکل بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے احمدی بچوں کو یہ تلقین کی ہے کہ وہ اس عمر میں زیادہ زبانیں سیکھیں تاکہ بڑے ہو کر وہ دینی کاموں کے لئے بیرون ممالک کام آسکیں۔

آخر میں چائے پارٹی پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا

○ عزیزہ عامر سہیل ابن مکرم سعید سہیل صاحب بعمر تقریباً ۹ سال دل کے عارضہ میں مبتلا ہے۔

○ عزیز لقمان سعید بدر ابن سعید احمد بدر صاحب کچھ دنوں سے گلے میں انفیکشن کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد امین صاحب سابق درویش محلہ دارالرحمت غربی کی محترمہ اہلیہ صاحبہ دل کی تکلیف اور شوگر کے باعث شدید بیمار ہیں۔ ان کی تشویشناک حالت کے پیش نظر فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔

○ محترمہ نعمت بی بی صاحبہ بیوہ مکرم نورالدین صاحب کریم نگر فیصل آباد ان دنوں بعارضہ شوگر و بلڈ پریشر شدید بیمار ہیں۔ اور الائیڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرمہ بشریٰ طارق صاحبہ محلہ دارالیمن ربوہ لکھتی ہیں کہ ان کے خاوند کا دایاں بازو مشین کے پٹے میں آگیا تھا اور اب جسم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ لیکن تاحال تکلیف بہت زیادہ ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم سردار سیف اللہ خان صاحب (ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر) حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۴، مارچ ۱۹۹۳ء کو جرمنی میں وفات پا گئے ان کا جنازہ ۷، مارچ کو ربوہ لایا گیا مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند کرے۔

کھیل اور کھلاڑی

غلام مصطفےٰ تبسم

○ گوالیار میں بھارت نے انگلینڈ کے خلاف چھٹا اور آخری ون ڈے کرکٹ میچ جیت کر ون ڈے میچوں کی سیریز برابر کر دی۔ اس سے قبل بھارت انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ میچوں کی سیریز شاندار طریق پر جیت چکا ہے۔ گوالیار کے اس تاریخی میچ میں بھارت کے کپتان اظہر الدین اگرچہ اپنی سنچری پوری نہ کر سکے لیکن وہ میچ جو انگلینڈ جیتتا دکھائی دے رہا تھا اس میں کامیابی حاصل کر کے انہوں نے سیریز برابر کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ انگلینڈ بڑا مایوس ہو کر بھارت سے جائے گا۔

○ پاکستانی کرکٹ ٹیم شارجہ اور جنوبی افریقہ کا دورہ مکمل کر کے وطن واپس پہنچ گئی ہے۔ شارجہ میں پاکستان نے ٹرائینگولر ٹرافی جیت لی تھی لیکن جنوبی افریقہ میں ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں ٹرائینگولر سیریز کا فائنل ہار گیا۔ اس سے پہلے اس سیریز میں ہونے والے لیگ میچز میں بھی پاکستان ویسٹ انڈیز سے ہارتا رہا۔ اور اس سے چند ماہ قبل آسٹریلیا میں بھی پاکستان ویسٹ انڈیز سے ہارتا رہا۔ ویسٹ انڈیز نے ۲۰، ہزار رینڈ کا انعام حاصل کیا اور ٹرافی بھی پائی۔

پاکستان کو اس ٹرائینگولر سیریز میں جو ہزیمت اٹھانی پڑی اس کی وجہ اس کی بیٹنگ لائن ہے جو پچھلے سال انگلینڈ کے دورے کے بعد اب تک سیٹ نہیں ہو سکی۔ اس کی خاصی وجہ یہ بھی ہے کہ کسی بیٹسمین کو ایک پوزیشن پر جم کر نہیں کھیلنے دیا گیا اس لئے کوئی بیٹسمین اپنی پوزیشن پر جم نہیں سکا۔

اب پاکستان کی ٹیم ویسٹ انڈیز کے دورہ پر جا رہی ہے جہاں تین ٹیسٹ اور پانچ ون ڈے میچ ہونگے۔ ساتھ میں ڈوسائیڈ میچز بھی ہونگے۔ یہ دورہ ۱۸، مارچ سے شروع ہو رہا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں دنیا کی سب سے بڑی ٹیموں کا ٹکراؤ ہوگا۔ ویسٹ انڈیز نے جنوبی افریقہ میں پاکستان کو جس طرح ہرایا ہے اس کے پیش نظر اب پاکستان کو اپنی بیٹنگ کو مضبوط کرنا ہوگا ایسے بیٹسمینوں کو اپنے ساتھ لے جانا ہوگا جو ویسٹ انڈیز کی وکٹوں پر کھیل سکیں۔ پاکستان کی دوسری کمزوری فیلڈنگ بھی ہے۔ اس کو بھی مضبوط کرنا ہوگا۔

○ عالمی کرکٹ کے میدان میں نت نئے ریکارڈ بنتے رہتے ہیں۔ آسٹریلیا کے کپتان ایلن بارڈر نے بھارت کے سابق کپتان سنیل گواسکر کا دس ہزار ایک سو بائیس رنز بنانے کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ اب تین نامور ترین بیٹسمینوں کی نئی ترتیب یہ ہے۔ اوّل نمبر پر آسٹریلیا کے ایلن بارڈر سکور ہیں دس ہزار ایک سو اکسٹھ رنز۔ دوسرے نمبر پر بھارت کے سنیل گواسکر دس ہزار ایک سو بائیس رنز اور تیسرے نمبر پر پاکستان کے جاوید میانداد ۸۷۶۹ رنز۔

ایلن بارڈر نے ۱۰۱۶۱ سکور کے لئے ۱۳۹، میچوں میں ۲۴۰، اننگز کھیلیں ۴۲ مرتبہ ناٹ آؤٹ رہے اور ۲۵ سنچریاں بنائیں۔ ۵۰ نصف سنچریاں بنائیں اوسط ۵۱ء۳۱ رنز اور سب سے زیادہ سکور نیوزی لینڈ کے خلاف ۲۰۵ رنز۔ سنیل گواسکر نے ۱۰۱۲۲ کے لئے ۱۲۵ میچوں میں ۲۱۴، اننگز کھیلیں ۱۶ مرتبہ ناٹ آؤٹ رہے ۳۴ سنچریاں بنائیں ۴۵، نصف سنچریاں بنائیں اور سب سے زیادہ سکور ویسٹ انڈیز کے خلاف ۲۳۶ کیا اوسط ۵۱ء۱۲ ہے۔

پاکستان کے جاوید میانداد نے ۸۷۶۹ سکور کئے۔ ۱۱۸ میچوں میں ۱۷۹، اننگز کھیلیں اور ۱۲ میں ناٹ آؤٹ رہے انہوں نے ۲۳ سنچریاں اور ۴۲ نصف سنچریاں بنائیں اور سب سے زیادہ سکور ۲۸۰ بنایا ان کی اوسط ۵۴ء۲۳ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۱۱ فروری۔ کل رات بھر ٹھنڈی ہوا چلتی رہی ۔ صبح سحری کے وقت ہلکی سی بارش ہوئی ۔ آج صبح سے بادل چھائے ہوئے ہیں ۔ سردی میں تھوڑا سا اضافہ ہو گیا ہے ۔

○ وفاقی وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ٹیکسوں کی آمدنی دفاع اور قرضوں پر خرچ ہو جاتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی عمل کے لئے قرضے لینے پڑتے ہیں ۔ موجودہ حکومت کی پالیسی ہے کہ قرضے حاصل کرنے کی بجائے ملک میں بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے ۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ٹیکسوں کی وصولی میں ۳۰ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔

○ پاکستان اور افغانستان کے زعماء نے معاہدہ اسلام آباد پر دستخط کرنے کے بعد خانہ کعبہ میں حاضری دی ۔

○ گورنر پنجاب نے صدر اسحاق سے دو دنوں میں دوسری بار ملاقات کی ہے ۔

○ صدارتی الیکشن کے بارے میں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے رابطوں میں تیزی کر دی ہے ۔

○ سابق رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر شبیر انگن نے صدر مملکت سے ملاقات کے بعد یہ دعویٰ کیا ہے کہ صدر نے ان سے کہا ہے کہ حکومت کے پاس آٹھویں ترمیم توڑنے کا مینڈیٹ نہیں ہے لہذا حکومت کو مستعفی ہو کر نئے انتخابات میں آٹھویں ترمیم ختم کرنے کا مینڈیٹ حاصل کرنا چاہیئے ۔

○ انڈونیشیا کے صدر سوہارتو مسلسل چھٹی بار پانچ سال کے لئے ملک کے صدر منتخب ہو گئے ہیں ۔ وہ ۱۹۶۸ء سے یعنی مسلسل ۲۵ سال سے ملک کے با اختیار صدر ہیں ۔

○ وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ ملکی حالات پی ڈی اے سے مفاہمت کی طرف جا رہے ہیں ۔

○ مختلف سیاسی جماعتوں پیپلز پارٹی جماعت اسلامی اور جے کے ایل ایف نے آزاد کشمیر ہائیکورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کا مطالبہ کرتے ہوئے آزاد کشمیر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر شمالی علاقوں کا کنٹرول سنبھال لے ۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے وفاقی حکومت کی طرف سے آزاد کشمیر ہائیکورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کرنے پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت پاکستان آزاد کشمیر ہائیکورٹ کا فیصلہ نہیں مانتی تو ہم پر بھی پاکستانی فیصلوں کا اطلاق نہیں ہوگا ۔ حکومت آزاد کشمیر نے آزاد کشمیر کی سیاسی جماعتوں کا اجلاس طلب کر لیا ہے ۔

○ ویسٹ انڈیز کے لئے کرکٹ ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔ سلیم ملک شعیب اور سعید انور کو ٹیم سے نکال دیا گیا ہے ۔

○ مغلپورہ لاہور میں دن دیہاڑے ڈاکہ ڈالنے کے بعد تاجر کو قتل کر کے نو لاکھ روپے لوٹ لئے گئے ہیں ۔

○ مسٹر افتخار گیلانی نے لندن میں اپنے قیام میں توسیع کر دی ہے ۔ وہ آٹھویں ترمیم کے بارے میں محترمہ بے نظیر بھٹو کا عندیہ حاصل کرنے کے لئے لندن میں مقیم ہیں ۔

○ برطانوی ہائی کمشنر نے پیپلز پارٹی کے لیڈر مسٹر فاروق لغاری کو مشورہ دیا ہے کہ وہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت میں رکاوٹ نہ بنیں ۔ بلکہ افتخار گیلانی کی طرح مفاہمت کروانے میں اپنا کردار ادا کریں ۔

○ ایک امریکی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ صدر ضیاء الحق کا طیارہ فنی خرابی کے باعث تباہ ہوا ۔ کسی تخریب کاری کا کوئی دخل نہیں ۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ دوستم اور احمد شاہ مسعود کی موجودگی میں حکمت یار کا کابل پہنچنا آسان نہیں ہے کابل روانگی کے لئے حکمت یار کو کوئی راہداری حاصل کرنا پڑے گی ۔ وائس آف امریکہ کا خیال ہے کہ بعض جنگجو قبائل معاہدہ اسلام آباد سے خوش نہیں ہیں ۔

گمشدہ پرس

ایک عدد سرخ رنگ کا چھوٹا پرس (عینک کا کور) جس میں عینک اور ایک گھڑی تھی ۔ چند دن ہوئے فضل عمر ہسپتال سے دارالنصر آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے ۔ جس دوست کو ملے براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں ۔

خواتین کیلئے خوشخبری

خواتین اور بچوں کے ریڈی میڈ ملبوسات میں ۲۴۔ مارچ تک ۱۰ فیصد خصوصی رعائت

ھبہ بوتیک

بالمقابل یوٹیلٹی سٹور ۔ ریلوے روڈ ۔ ربوہ

کرایہ کیلئے خالی ہے

کالج روڈ پر لذیذ چرغہ ہاؤس سے متصل فضل الٰہی مارکیٹ میں ڈیپارٹمنٹل سٹور میڈیکل یونٹ ، دفتر ، کافی ہاؤس وغیرہ کے لئے ایک تین دکانوں پر مشتمل آراستہ و پیراستہ ہمراہ اٹیچڈ باتھ جگہ کرائے کے لئے خالی ہے ۔

رابطہ :۔ چوہدری محمد سلیم ۔ لذیذ چرغہ ہاؤس فون ۹۱۸ ۔ ۸۰۱

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کیلئے

قیمت =/۱۳۵۰۰ بمعہ مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ ۔ لاہور

فون ۳۵۵۴۲۲ ۔ ۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج ، ڈیپ فریزر ، ٹی وی ، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

عثمان الیکٹرونکس

۱۔ لنک میکلوڈ روڈ ۔ لاہور

پر تشریف لائیں

فون : ۲۳۱۶۸۱ ، ۲۳۱۶۸۰ ، ۲۲۳۲۰۴

فلو کیوریٹو سمیل

FLU CURATIVE SMELL

ٹیکے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر

کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا

چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں دو چار بار سونگھنے سے آرام ۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے ۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت (MONEY BACK GUARANTEE) کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں ۔

قیمت : پاکستان میں ۔۔۔ ۲۰ روپے، ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) ۔۔۔ ۱۰ روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5$ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ) لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں ۔

موجد :۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ۔ آر ایم پی ۔ ایم اے ایل ایل بی ۔ فاضل عربی ۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن ۔

پیشکش : **کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل**

گولبازار ۔ ربوہ

فون : آفس ۷۷۱ ۔ کلینک ۶۰۶ ۔ رہائش ۶۰۷

حبوب مفید اٹھرا ۱۵ گرام -/۱۶ ، ۶۰ گرام -/۴۸

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) -/۱۵۰ روپے

زد جام عشق خاص -/۴۸۰ روپے

روشن کاجل -/۵ روپے

تریاقِ معدہ -/۱۰ روپے ، -/۲۰ روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

NASIR

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) **ربوہ**

فون ۵۳۴ ۔ ۶۳۴ (۰۴۵۲۴)